

تَنْوِيْلُ الْأَبْصَارِ عَلَى زَكَاةِ ظُلُمَاتِ الضُّجَارِ

المعروف

الہدیث پوسٹر کا جواب

مکتبہ المدینہ، لاہور، پاکستان
مفتی محمد عابدی، لاہور، پاکستان

منجانب
یوستان رضا

569-S-2 سعود آباد، کراچی: 75080

الف

مقدمہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ ونصلی علی رسولہ
الکریم

عزیزان ملت! مسلمانوں سے یہ امر پوشیدہ نہیں کہ حق باطل کا معرکہ
بعد اے آفریقش سے جاری ہے نوع انسانی کا پہلا دشمن عزازیل یعنی
شیطان تھا جس نے اللہ عزوجل کے حضور جرأت و بیباکی سے چیلنج کیا اور
نوع انسانی کی عداوت اور ان کی ہلاکت کا اعلان کیا (کما قال تعالیٰ) ”فان
فہما اغویبتنی لا قعدن لہم صراطک المستقیم ۱۰
لأنہم من بین یدیہم ومن خلفہم وعن ایمانہم وعن
شایبہم ولا تجدوا کثرہم شکرین“ (الاعراف، ۱۶-۱۷) یعنی
”(شیطان) بولا تو قسم انکی کہ تو نے مجھے گمراہ کیا میں ضرور تیرے
سیدھے راستے پر ان (انسانوں) کی ناک میں فتنوں کا پھر ضرور میں ان
کے پاس تو کچھ ان کے آگے اور ان کے پیچھے اور انکے داہنے اور ان کے
بائیں سے اور ان میں سے تو اکثر کو شکر گزار نہ پائے گا“ چنانچہ شیطان کا
لٹکر انسانی روپ میں اللہ کے بندوں کو اللہ کے خلاف بغاوت پر اکسا رہا
اس سے قبل کتنی قومیں اتر کر میدان کارزار میں آتی رہیں اور اللہ جل مجدہ

کے محبوب رسولؐ، انبیاء و مرسلین علیہم الصلوٰۃ والسلام کو ایذا دیتی
 اور ستاتی رہی حتیٰ کہ انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کو شہید بھی کیا گیا
 (کما قال تعالیٰ) ”وَيَقْتُلُونَ بِغَيْرِ الْحَقِّ“ یعنی ”مکرم انبیاء کو ناحق شہید
 کرتے“ کلمہ واحد و قمار نے بہت سی قوموں کو عذاب میں مبتلا فرما کر ہلاک
 کیا۔ مگر شیطانی لشکر اپنی بدکرداری سے باز نہ آیا۔ اور اللہ عزوجل کے
 محبوب رسولؐ کو ستا اور ظلم و اعدائے کاذب رہا آج بھی نت نئے روپ میں
 ظاہر ہوتے اور مسلمانوں کو ناحق ستاتے ہیں، مقامِ حیرت تو یہ ہے کہ کفار
 و مشرکین مثلاً ہندو، یسود و نصاریٰ و مجوسی و غیر حم تو کھلے اسلام اور
 مسلمانِ زمان کے دشمن ہیں مگر مسلمان کہلانے والے کفار و مشرکین
 کے حوالے یسود و نصاریٰ اور ہندو کے گمن گانے والے مسلمانوں کو ستاتے
 اور طرح طرح کے فتوے لگاتے اور بدعتی اور مشرک ستاتے مسلمانوں کے
 خلاف پمفلٹ اور کتابچے طبع کراتے اور مسلمانوں کے مشرک ہونے کی
 من گھڑت دلیلیں لاتے۔ حال ہی میں ایک پوٹری بعنوان ”کیا ہمارے
 لئے اللہ کافی نہیں؟“ اس پر نہ کوئی دلیل نہ ثبوت محض دعویٰ بجلاد بیل پر
 اتراتے اور خوشیاں مناتے کہ ہم نے بہت بڑا حیر مارا جسکا کوئی نہیں چارا
 طرفہ یہ کہ جن مسلمانوں کو مشرک بتائیں ان کے خلاف یہ پمفلٹ و

پو سٹرائیٹس کہتے ہیں کہ ہم پو چھتے ہیں کہ جب ان مسلمانوں کا دین تم سے بچانے کا دین میں تم سے نہ کوئی رشتہ نہ رستہ پھر ان کو کیوں بھیڑتے ہو۔ علاوہ ازیں اگر کفار و مشرکین پر اپنا دین مسلط کرنا تمہارے دین جدید میں شرط یا فرض ہے تو یہود و نصاریٰ اور ہندو و مجوسی وغیرہم پر طبع آزمائی فرمائیں اور ان کے دین کے خلاف میدان کارزار میں آئیں اگر کبھی کوئی ایسا اقدام کیا ہے تو ثبوت میں پیش فرمائیں اور اگر ایسا نہیں اور یقیناً نہیں تو اس کا مطلب یہ ہوا کہ یہود و نصاریٰ، ہندو و مجوسی وغیرہم سب تمہارے دین میں شریک اور تمہارے دینی بھائی ہیں ان کا دین تم کو حلیم صرف مسلمان ہی تمہارے دین میں تمہارے دشمن دین ہیں کہ ہمیشہ مسلمانوں کے برسرِ پیکار اور ان مسلمانوں کیلئے تشنگ و تکرار لئے ہمہ وقت تیار رہتے ہو گویا تمام کفار و مشرکین سے تمہارا اور اتحاد صرف اور صرف مسلمانوں سے تمہارا اتحاد ہے۔ تم نے اپنے پو سٹر میں صاف صاف اعلان کر دیا کہ ”اسباب کے بغیر دایا، مشکل کشا، و عکیر، غریب نواز، گنج بخش اور غوث اعظم صرف اور صرف اللہ کی ذات ہے“ اس کا صاف مطلب یہی ہوا کہ صدیوں سے مسلمان جن بزرگان دین کو دایا اور مشکل کشا اور غریب نواز اور عکیر اور گنج بخش اور غوث اعظم کہتے ہیں تمہارے نزدیک

وہ سارے کے سارے تمہارے محبوب و محبوب ہیں۔ تمہارے دھرم میں ان ہی کی عبادت کی جاتی ہے تم ان کو ہی (معاذ اللہ ثم معاذ اللہ) اللہ کی ذات سمجھتے ہو تم نے اسمِ جلالت کو جو محبوب و معبود ہے واعدو کیا ہے تم نے دشمن ہستیوں کو اپنا معبود بنا لیا ہے جو حق باشرک ہے ان کی تفصیل آئندہ لوراق میں ملاحظہ فرمائیے۔



بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ؕ

الْحَمْدُ لِلَّهِ الْوَاحِدِ الْقَهَّارِ الْقَوِيُّ الْعَزِيزُ الْمُقْتَدِرُ الْجَبَّارُ
الْمُتَعَالَى الصَّفَّارُ الْكَفَّارُ وَالْجَمَّالُ ۝ الْمُنَزَّاهُ عَنْ قَوْلِ أَهْلِ
الْكُفْرِ وَلَا طُعْنَانٍ وَالضَّالُّ ۝ وَالَّذِي لَيْسَ لَهُ خُنْدٌ وَلَا يَذُ
وَلَا يَمُوتُ ۝ ثُمَّ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى أَفْضَلِ الْعَالَمِينَ وَخَاتَمِ
النَّبِيِّينَ وَالْمُرْسَلِينَ وَرَحْمَةُ اللَّهِ الْعَالَمِينَ سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدًا
وَالِيهِ وَاصْخَابِهِ وَتَلَدِكِهِ وَسَلَمُهُ أَجْمَعِينَ بِرَحْمَتِكَ يَا أَرْحَمَ
الرَّاحِمِينَ ۝ اَمَّا بَعْدُ قَدْ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى فِي الْقُرْآنِ الْمَجِيدِ
وَالْفُرْقَانِ الْخَبِيرِ ۝ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ ۝ بِسْمِ
اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝ قَالَ فَبِعِزَّتِكَ لَا اُغْوِيَنَّهُمْ اَجْمَعِيْنَ
۝ اِنَّا عِبادُكَ سَيِّئُ الْمُخْلَصِيْنَ ۝ قَالَ فَالْحَقُّ وَالْحَقُّ اَقْوَمُ ۝
لَا مَنَاقِبُ جَهَنَّمَ بِسُكَّ وَبِئْسَ تَبَعُكُمُنَّهَمْ اَجْمَعِيْنَ ۝ صَدَقَ
اللَّهُ الْعَظِيمُ ۝ (ص، ۸۲ / ۸۵) (الحج) لَا تَجْرِي عِزَّتِي قَسَمِ
ضرور میں ان سب (انسانوں) کو گمراہ کر دو گا مگر جو ان میں میرے بچے
ہو چکے ہوں میں فرمایا (اللہ عزوجل) نے تو تجھ سے ہے اور میں تجھ سے ہی فرماتا
ہوں یہ تک میں ضرور جہنم بھر دو گا تجھ سے اور ان میں سے جتنے میری

بیرونی کریں گے سب سے (ص ۸۲-۵۸) چنانچہ ایسے لوگ اس کے
 بیروکار ضرب الشیطان مسلمانوں کے دشمن اور درپے آزار ہیں ہر آن
 مسلمانوں کے خلاف ایذا رسانی کی تدبیریں کرتے جھوٹے بہتان اور من
 گھڑت الزام لگائے اور دروغ بے فروغ بیان جلدی کرتے کتاب طبع
 کراتے اور پو سٹر لگاتے جن میں کذب و افتراء سے بھرپور مضامین مشتمل
 کراتے بھولے بھالے مسلمانوں کو فریب دیتے اور سیدھے سادھے
 مسلمانوں سے دغا بازی کرتے حال ہی میں ایک پو سٹر طبع کر لیا اس میں
 آیات قرآنی میں خیانت کی اور اللہ عزوجل پر افتراء کیا۔ پو سٹر کا عنوان یہ
 تھا "کیا ہمارے لئے اللہ کافی نہیں؟" اس پر نہ کوئی دلیل نہ رہبان اس کے
 ضمن میں صریح بہتان اور بیان شیطان کو پورا کر نیکی سچی جام کی گئی اور
 شیطان کی غلامی کا اور اسکی وفاداری کا حق لو اکیا گیا اللہ واحد و قادر جو واجب و
 ازلی و قدیم ہے اس کو حادث کو ممکن و قاتی قرار دیکر اس کو داسمجھ عقل
 (ابو الحسن علی ہجویری رضی اللہ تعالیٰ عنہ) غوث اعظم قطب عالم غوث
 اعظم و بھیر سیدی عبدالقادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ) مشکل کشا
 (مولیٰ علی کرم اللہ وجہہ الکریم) غریب نواز (خواجہ معین الدین امجیری
 رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کہ خلق میں اسی طرح معروف و مذکور ہیں

سب کو خدا بنا دیا اور کہہ دیا کہ ”سب خالق کی صفات ہیں“ (معاد اللہ)۔ مسلمانانِ عالم خوب جانتے ہیں کہ داتا گنج بخش اور غوثِ اعظم و بھگیر اور مشکل کشا و غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہم اللہ کے محبوب مددے اور اولیائے کاملین ہیں۔ یہ مفسری اللہ کے محبوب مددوں کو خالق کہہ رہا ہے معلوم ہوا کہ فرقہ غیر مقلدین کے دین جدید میں مخلوق و مملوک کو خالق کہا جاتا ہے اور عباد اللہ الصالحین جو ممکن اور حادث ہیں ان کی عبادت کجائی ہے گو یا اللہ خالق و مالک کی طرح ہی غوثِ اعظم و داتا گنج، مشکل کشا و بھگیر اور غریب نواز کو سمجھتے ہیں کہ یہ محبوبانِ رب العالمین اولیائے کاملین عباد اللہ الصالحین جن کو مسلمانانِ عالم داتا گنج، غوثِ اعظم، مشکل کشا، و بھگیر اور غریب نواز کہتے ہیں وہ سارے فرقہ الٰہدیت میں خدا کی طرح اذلی و قدیم اور واجب الوجود و حی قیوم ہیں ہر مسلمان کے نزدیک ان صفات جلیلہ سے اللہ عز و جل کے سوا کسی کیلئے جو شخص بھی یہ جملہ کرے یا ان صفات میں کسی صفت کا بھی اقرار کرے وہ کچا مشرک اور سخت کافر ہے۔ علاوہ ازیں یہی غیر مقلد (الٰہدیت) اسی پو سٹر میں رقمطراز ہیں کہ اسباب کے بغیر داتا، مشکل کشا، و بھگیر، غریب نواز گنج بخش اور غوثِ اعظم صرف اور صرف اللہ کی ذات ہے ”اس سے صاف ظاہر ہے کہ جو

اسو اسباب کے ضمن میں لاحق ہوں اس کا فاعل ہے۔ ہے مجبور نہیں اور جو امر بغیر اسباب کے کیا جائے قہری اللہ ہے حاصل حکام یہ ہے کہ جو کام جیسے مشکل کشائی، دھگیری، غریب نو لڑی، اور صحیح عقل وغیرہ اسباب کے بغیر کرے وہی خدا ہے اور زیر اسباب مشکل کشائی، دھگیری، صحیح عقلی کرے وہ خدا نہیں ہے مخلوق ہے مملوک ہے اور حادث ہے اس کو خدا جاننا مجبور سمجنا سرتع شرک ہے۔

غیر مقلدین (اہل حدیث) کے خدا:

یہ بات اچھی طرح ذہن نشین کر لینا چاہئے کہ غیر مقلدین کے دین میں بغیر اسباب کے جو بھی مشکل کشائی کرے یا کسی کی مصیبت دفع کرے یا کسی کے کام آئے وہی ان کا خدا ہے وہی لائق عبادت اور واجب تقدیم ہے اور جو کسی کو ذریعہ بنائے ہرگز خدا نہیں ہے اور مخلوق اور ممکن و حادث ہے اب قرآن کریم کی تلاوت فرمائیں۔

آیت نمبر ۷۱

وَاَوْصَيْنَا الْيٰسٰى اِذَا اسْتَقْبَلَ قَوْمُهٗ اَنْ يَّضْرِبَ بِعَصَاكَ الْحٰجِرَ فَلَمَّا هَمَّ بِسُلُوۡسٍ مِّنْهُ اَنۡشَأْنَا عَشْرَةَ عَيْنًا رَّاۤهُمْ اِلَّا عَصَاكَ اِنَّكَ كَاۡنَ فِيۡ سُلُوۡسٍ مِّنۡهَا ۚ لَٰكِنۡ يَّهْدِيۡكَ رَبُّكَ ۚ وَتُخَوِّدُ اَعْيُنُهُمْ اِنَّهَا غٰوِيۡۃٌ ۙ فَلَمَّا رَاۡهُمْ اِنۡهٰى سُلُوۡسَهُمْ ۚ لَٰكِنۡ يَّهْدِيۡكَ رَبُّكَ ۚ وَتُخَوِّدُ اَعْيُنُهُمْ اِنَّهَا غٰوِيۡۃٌ ۙ فَلَمَّا رَاۡهُمْ اِنۡهٰى سُلُوۡسَهُمْ ۚ لَٰكِنۡ يَّهْدِيۡكَ رَبُّكَ ۚ وَتُخَوِّدُ اَعْيُنُهُمْ اِنَّهَا غٰوِيۡۃٌ ۙ

یعنی اور ہم نے یسٰی کو جب اس سے اس کی قوم نے پانی مانگا

کہ اس پتھر پر اپنا عصا مارو تو اس میں سے بارہ چشمے پھوٹ نکلے۔“
غور طلب امر یہ ہے کہ تیبہ کے میدان میں جہاں سبزہ تھا نہ سایہ اور نہ پانی
تھا شدتِ پیاس سے پریشان حال اور سخت مشکل میں گرفتار موسیٰ علیہ
الصلوٰۃ والسلام کی خدمت میں پیاس کی شکایت کی تو اللہ تعالیٰ نے موسیٰ
علیہ الصلوٰۃ والسلام کو وحی فرمائی کہ اس پتھر پر اپنا عصا مارو تو اس پتھر سے
بارہ چشمے جاری ہو گئے۔

تعلیظ

وہابی مقلد جیسے دیہندی اور غیر مقلد جیسے ائمہِ دین و غیرہ کے دینی اللہ
تعالیٰ کے سوا کسی غیر سے مدد مانگنا شرک ہے اور شرک سے مسلمان
مرتد ہو جاتا ہے اور مرتد کی سزا قتل ہے (کما قال تعالیٰ) ”واذا قال
موسیٰ لقومه بقوم انکم ظلمتم انفسکم باتخاذکم
العجل فتوبوا الی ہارثکم فاقتلوا انفسکم“ (البقرہ ۵۳) ”اور
جب موسیٰ نے اپنی قوم سے کہا اے میری قوم تم نے مجھ کو اپنی جانوں
پر ظلم کیا تو اپنے پیدا کرنے والے کی طرف رجوع لاء تو آپس میں ایک
دوسرے کو قتل کرو“ چنانچہ جنہوں نے مجھوے کی پرستش نہیں کی انہوں
نے پرستش کرنے والوں کو قتل کیا۔ بنی اسرائیل نے پیاس کی شدت اور

اپنی مصیبت کے وقت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام سے فریاد کی اگر اللہ تعالیٰ کے سوا کسی دوسرے سے مدد لینا اور فریاد کرنا شرک تھا تو موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام ان بنی اسرائیل کے قتل کا حکم جاری فرماتے نہ کہ پانی عطا کرتے اس سے معلوم ہوا دین دہلیہ میں اگرچہ مقلد جیسے دین مدی وغیرہ ہوں یا اہلحدیث وغیرہ سب باطل پر ہیں۔

اسباب کے بغیر جو مشکل کشائی یا فریاد سی کرے وحی مجبور ہے جو اسباب کو ذریعہ بنائے وہ ہرگز خدا نہیں یہاں اللہ عزوجل نے موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے سبب بنی اسرائیل کی فریاد سی فرمائی اور مشکل کشائی فرمائی چنانچہ اہلحدیث کے دین میں (معاذ اللہ) یہ اللہ کا کام نہیں بدول کا ہے مخلوق کا ہے خالق کا نہیں۔

استدراک

ملاحظہ فرمائیے کہ پیاس کی شدت میں سب سے بڑا جزائہ (صحیح) پانی ہے نہ کہ مال و سونا دیکھو موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مشکل کشائی اور فریاد سی فرمائی۔ چنانچہ :

موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام غوث اعظم بڑے فریاد رس۔
مشکل کشاں یعنی مشکل حل فرمانے والے۔

نمبر ۱

نمبر ۲

واجب، یعنی عطا فرمانے والے

نمبر ۳

سمجھ چٹل، غزنہ عطا کرنے والا چاہے کیلئے سب سے بڑا

نمبر ۴

غزنہ پانی اور عطا فرمانے والے موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام
تو اس سبج غش ہوئے۔

غریب نواز غریبوں کو نوازنے والا، غور کیجئے اس سے

نمبر ۵

زیادہ غریب کون ہو گا جو پانی کو ترستا ہو معلوم ہو گا کہ
موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام غریب نوازی نہیں بلکہ بندہ
نواز بھی ہیں۔

دھکیمر مصیبت میں کام آنے والا ملاحظہ کیجئے یہی

نمبر ۶

اسرائیل کی مصیبت میں گر قند ہوئے تھے کہ موسیٰ
علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ان کی دھکیمری فرمائی۔

حاصل کلام :

یہ ہے کہ وہابیہ کے دین باطل میں برمائے اسباب اللہ عزوجل کا انکار
اور اسکی قدرت سے فرار اور اسکے مستعان حقیقی کا (معاذ اللہ) ابطال ہے۔
نیز موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بغیر کسی سبب کے یعنی نہ تو کتواں کھودانہ
نہر نکالی اور عصابہ کپانی جاری فرمادیا تو دین وہابیہ میں معبود اور آلہ خلافت

آیت نمبر ۲

فَقُلْنَا اضْرِبْ بِعَصَاكَ الْحَجَرَ ۖ فَانفَجَرَتْ مِنْهُ اثْنَتَا عَشْرَةَ
 عَيْنًا (البقرہ ۶۰) ”اور جب موسیٰ نے اپنی قوم کیلئے پانی مانگا تو ہم نے
 فرمایا اس پتھر پر اپنا عصا مارو فوراً انہیں سے بارہ چشمے نکلے۔“
 پہلی آیت میں یہ فرمایا گیا کہ قوم (بنی اسرائیل) نے موسیٰ علیہ السلام سے
 پانی مانگا اور یہاں یہ فرمایا جا رہا ہے کہ موسیٰ علیہ السلام نے اپنی قوم کے لئے
 پانی مانگا وہ نوں آیات کریمہ کا حاصل ہے کہ قوم بنی اسرائیل نے اپنے رب
 عزوجل سے دعا کی اور نہ پانی مانگا جب یہاں کی شدت نے سبلیا تو موسیٰ
 علیہ السلام کی بارگاہ میں حاضر ہو کر درپوزہ مگری کی اور پانی مانگا اللہ عزوجل
 نے موسیٰ علیہ السلام سے ارشاد فرمایا کہ اس پتھر پر اپنا عصا مارو چنانچہ
 جب موسیٰ علیہ السلام نے اپنا عصا مارا تو بارہ چشمے جاری
 ہو گئے۔ غور فرمائیے پانی بھی نعمت جس کے بارے میں اللہ عزوجل فرمایا
 ہے ”الْأَنْهَارُ الْمَاءُ الَّذِي تَشْرَبُونَ ۝ أَنْتُمْ أَنْزَلْتُمُوهُ مِنَ
 الْعِزِّ أَمْ نَحْنُ الْمُنْزِلُونَ ۝“ (الواقعہ ۶۸-۶۹)

”تو ہم نے جو پانی جو تم پیچے ہو کیا تم نے اسے بادل سے اتار لیا ہم اس نے

والے ہیں "ملاحظہ فرمائیے ایسی نعمت عظمیٰ شدت پیاس میں ایک پیاس پانی کی جو قدر و منزلت ہے تو سمجھ یعنی خزانہ اس نعمت کے مقابلے میں کیا حیثیت رکھتا ہے مثال۔ اگر کوئی سلطان زبان پاؤں پر اعظم کسی صحرا میں پھنس چائے اور شدت پیاس میں پانی نہ پائے اور جان لیوں پر آئے اس وقت وہ ایک پیاس پانی کی طلب میں ساری حکومت قربان کر کے ایک پیاس پانی کو حاصل کر لے گا اور اپنی جان چائے گا تو خزانہ (سمجھ بے بہا) اس کے حضور کیا قیمت رکھتا ہے۔ ان آیات کریمہ سے صاف ظاہر ہے کہ بنی اسرائیل نے موسیٰ علیہ السلام کے حضور فریاد کی اور پانی کی درخواست کی موسیٰ علیہ السلام نے بنی اسرائیل کی دستگیری اور مشکل کشائی فرمائی مشکل کشائی اور غریب نوازی ہی میں بے حد مدد نوازی فرماتے ہوئے ان کو سمجھ بے بہا یعنی پانی عطا فرمادیا گویا دامنِ بخشش و فیض تمام صفات مذکورہ کو ظاہر فرمادیا۔ الحمد للہ کے دین کی جیالیہ ہے کہ "اسباب کے بغیر داتا، مشکل کشاء بد بخیر، غریب نواز، سمجھ بخش اور غوث اعظم صرف اور صرف اللہ کی ذات ہے" گویا ان صفات مذکورہ سے ایک صفت بھی کسی کے لئے جمت ہو وہ صرف اور صرف اللہ کی ذات ہے اور موسیٰ علیہ السلام نے تمام صفات مذکورہ کو ظاہر فرمادیا تو الحمد للہ کے دین میں موسیٰ علیہ السلام کی

(معاذ اللہ ہر ارباب معاذ اللہ) ذات ہی اللہ کی ذات ہے۔ اور اللہ عزوجل جو معطلی حقیقی ہے اس نے موسیٰ علیہ السلام کو سبب بنایا اور پتھر و عصا وغیرہ کو اسباب ٹھہرایا اور اسباب مذکورہ کے ذریعہ بنی اسرائیل کو پانی عطا فرمایا جو اس امر کی شہادت دیتا ہے کہ وہ (الہجدیٹ) کے دین میں (معاذ اللہ) اللہ کی ذات نہیں بلکہ مخلوک و مخلوق اور حادث ہے مگر موسیٰ علیہ السلام نے حصول آب کے جو ذرائع ہیں مثلاً کنواں کھود یا نہر نکلوانا وغیرہ کسی کو اختیار نہ کیا اور بغیر اسباب کے عصا مار کر پانی عطا فرما دیا چنانچہ الہجدیٹ کے دین میں بغیر اسباب کے فریاد ہی کر دیا مشکل کشائی کر دیا و اما صحیح عقلی یا ٹھیکری یا غریبہ نوازی کرنا صرف اور صرف خدا کی ذات ہے چنانچہ موسیٰ علیہ السلام الہجدیٹ کے نزدیک خدا ہیں اور معبود (معاذ اللہ) لازمی و قدیم ہیں اور واجب ہیں (معاذ اللہ)

آیت نمبر ۳

ولما وقع عليهم الرجز قالوا موسیٰ ادع لنا ربك بما عهد عندك ۚ لننكشف عن الرجز لنؤمنن لك ولنرسلن معك بنی اسرائیل ۝ (الاعراف، ۱۳۲) مگر جب ان فرعونیوں پر عذاب پڑتا کہتے اے موسیٰ ہمارے لئے اپنے رب سے دعا کرو

اس عہد کے سبب جو اس کا تہارے پاس ہے بھٹک اگر تم ہم پر سے عذاب اٹھا دو گے تو ہم ضرور تم پر ایمان لائیں گے اور بنی اسرائیل کو تمہارے ساتھ کر دیں گے "غور طلب یہ کلمات ہیں کہ فرعون جب عذاب الہی میں گرفتار ہوتے تو موسیٰ علیہ السلام سے مدد طلب کرتے اور عرض کرتے لیکن کشفنا عننا الرجز لنؤمنن بك ولنرسلن معك بنی اسرائیل، یعنی تم اگر ہم پر سے عذاب اٹھا دو گے تو ضرور ہم تم پر ایمان لائیں گے اور بنی اسرائیل کو تمہارے ساتھ کر دیں گے۔ اللہ تعالیٰ کا عذاب آتا تو موسیٰ علیہ السلام سے کہتے کہ تم ہم پر سے یہ عذاب اٹھا دو گے۔ ملاحظہ فرمائیے اللہ واحد و قادر کا عذاب الخفیظ والادان اور موسیٰ علیہ السلام سے فریاد کہ تم اللہ واحد و قادر کے اس عذاب سے نجات دو اور ہمیں اس سے چلاؤ۔ ہم سارے مجدی، وہابی غیر مقلد کو چیلنج کرتے ہیں کہ وہ اللہ واحد و قادر کے کسی عذاب کو اٹھا کر دکھائیں۔ اور تمام اسباب و ذرائع بروئے کار لائیں یا اپنے اس خدا کو جس کے امکان کذب کے گن گاتے ہیں اپنی مدد کے لئے بلائیں اور کوئی عذاب اٹھا کر دکھائیں اور کسی قوم کو اس عذاب سے نجات دلائیں یا ماضی میں تم نے کوئی اللہ کا عذاب اٹھایا ہو تو اس کو ثبوت سے پیش فرمائیں عاقلو یرعائکم ان کنتم

صندقیین ملاحظہ ہو فرعونی (قبلی) فریادی اور موسیٰ علیہ السلام فریاد رس
 بد نظیری فرمائے والے مشکل کشا بد و نوازی و غیرہ اوصاف کا مظاہرہ
 فرماتے ہیں (کما قال تعالیٰ) "لَلّٰمَّا كَشَفْنَا عَنْهُمْ الرِّجْزَ الّٰی
 اَجَلَ هُمْ يَلْعَوْنَ اِذَا هُمْ يَنْكُثُوْنَ" (الاعراف ۱۳۵) "پھر جب ہم ان
 سے عذاب اٹھا لیتے ایک مدت کے لئے جس تک انھیں پہنچنا ہے جب ہی
 وہ پھر جاتے" موسیٰ علیہ السلام ان کے لئے دعا فرماتے تو اللہ جل مجدہ ان
 سے عذاب کو اٹھا لیتا اور فرعونیوں کو عذاب سے نجات مل جاتی کیا موسیٰ
 علیہ السلام کی دعا عذاب سے نجات کا سبب ہے اگر موسیٰ علیہ السلام ان
 کے لئے دعا نہ کرتے عذاب نہ اٹھتا۔

انتباہ! ایمان کی اساس (بنیاد) توحید و رسالت پر ہے مگر دین جدید
 اہلحدیث میں اسباب کے بغیر فریاد رس اور مشکل کشائی اور بد نظیری
 و غیرہم کرنے والی اللہ کی ذات ہے اور آیت کریمہ فرمادی ہے کہ اللہ
 عزوجل نے موسیٰ علیہ السلام کو سبب ٹھہرایا پھر فرعونیوں سے عذاب
 اٹھایا مظلوم حوا کہ اہلحدیث و حرم میں موسیٰ علیہ السلام جنہوں نے بغیر
 کسی سبب کے یعنی نہ تو سر لوی نہ جرم نہ کیا محض دعا فرمائی اور عذاب اٹھایا
 کیا تو اہلحدیث موسیٰ علیہ السلام کی ذات کو خدا مانتے ہیں اور اللہ عزوجل جو

مستعین حقیقی ہے اس نے موسیٰ علیہ السلام کے سبب عذاب کو اٹھالیا تو اللہ عزوجل کے واجب ازلی قدیم وقادر ہونیکا انکار اور مخلوق و مملوک پر دال ہے (معاذ اللہ)

آیت نمبر ۴

ولقد اوحینا الیٰ موسیٰ ان اسر یعبادی فاضرب لهم طریقا فی البحر ببساط (ط، ے، ے) ”تو فرشتے ہم نے موسیٰ کو وحی کی کہ راتوں رات میرے بندوں کو لے چل اور انکے لئے دریا میں سوکھا راستہ نکال دے“ جب موسیٰ علیہ السلام حکم لہی پا کر شب کے اول وقت ستر ہزار بنی اسرائیل کو لے کر مصر سے روانہ ہو گئے تو فرعون اپنا لشکر لیکر جنم چھ لاکھ (قبلی) فرعونی تھے (کما قال تعالیٰ) فانبعوهم مشرقین فلما تراء الجمعین قال اصحاب موسیٰ انا لمدركون (الشعراء ۶۰/۶۱) تو فرعونیوں نے ان کا تعاقب کیا دن لگتا پھر جب آمناسامنا ہوا دونوں گروہوں کا موسیٰ والوں نے کہا ہم کو انہوں نے کیا۔ یعنی لب وہ فرعونی ہم پر گھوپالیں گے نہ ہم انکے مقابلے کی طاقت رکھتے ہیں نہ بھاگنے کی جگہ ہے کیونکہ آگے دریا ہے۔

غور کیجئے وہ کیسی مصیبت کا وقت تھا کہ فرعونی لشکر پیچھے انکے سروں پر اور

آگے دریا اگر ٹھہرتے ہیں تو فرعون والے قتل کر دیں گے آگے جاتے ہیں تو دریا میں غرق ہوتے ہیں کیسی عجیبی کا عالم تھا تو بنی اسرائیل نے موسیٰ علیہ السلام سے فریاد کی اور مشکل کشائی اور دیکھیری چاہی اللہ عزوجل نے موسیٰ علیہ السلام سے ارشاد فرمایا (کما قال تعالیٰ) "فلا وحیفا الی موسیٰ ان اضرب بعصاک البحر فانقلب فکان کل فرق کالطود العظیم" (الشعراء ۶۳) "تو ہم نے موسیٰ کو وحی فرمائی کہ دریا پر اپنا عصا مارو (جب موسیٰ علیہ السلام نے عصا مارا) تو جیسی دریا پھٹ گیا تو ہر حصہ ہو گیا جیسے بڑا پہاڑ" اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام کے سبب بنی اسرائیل کو ایسی سخت مصیبت سے چھایا اور موسیٰ علیہ السلام کو فریاد رس، مشکل کشا، دیکھیر جان، خوش مددہ نواز بنایا اگر اللہ جل مجدہ چاہتا تو ہر اسباب کے بغیر بنی اسرائیل کو محفوظ اور مامون رکھتا (کما قال تعالیٰ) "اذا اراد شیئا ان یقول لا ینکن فیکون" (یس ۸۲) "کہ جب کسی چیز کو چاہے تو اس سے فرمائے ہو جاوہ فوراً ہو جاتی ہے" مگر اللہ واحد و قہار چاہتا تو فرعون بنوں کو ان کے گھروں ہی میں ہلاک کر دیتا زمین میں دھنسا دیتا یا گھروں کو آگ بنا کر ان کو جلا دیتا وغیرہ وغیرہ مگر یہ کیسے واضح ہو تا کہ اللہ کے محبوب مدد سے فریاد رس، دیکھیر، مشکل کشا، چالیشی، مددہ نواز وغیرہ بھی ہوتے

ہیں چنانچہ الحمد یت کے دین میں موسیٰ علیہ السلام (جو ان تمام صفات و کمال کے جامع ہیں) الحمد یت کے خدا اور معبود ٹھہرے اور اللہ عز و جل جس نے موسیٰ علیہ السلام کو یہ صفات اور کمال عطا فرمائے جو ظہور میں آئے اسکو (مولا اللہ) مخلوق، مملوک ٹھہرایا۔

آیت نمبر ۵

اذْهَبُوا بِقَمِيصِي هَذَا فَاَلْقُوْهُ عَلٰی وَجْهِ اِبْنِ يٰتِ بَصِيْرًا
 ”میرا یہ کرتا لے جاؤ اسے میرے باپ کے منہ پر ڈالو ان کی آنکھیں روشن
 ہو جائیگی“ (سورہ یوسف ۹۳) یعنی یوسف علیہ السلام نے اپنے بھائیوں
 سے فرمایا کہ میرا یہ کرتا لے جاؤ اور اس کو میرے باپ یعقوب علیہ السلام
 کے منہ پر ڈالو تو ان کی آنکھیں روشن ہو جائیگی چنانچہ جب وہ کرتا لے جا کر
 یعقوب علیہ السلام کے منہ پر ڈالا تو اسی وقت ان کی آنکھیں روشن ہو گئیں
 (مَا قَالِ تَحٰلٰی) فلما ان جاء البشير الفه على وجهه فارتد
 بصيرا۔ (یوسف ۹۶) ملاحظہ کیجئے یوسف علیہ السلام نے کیسی دلگیری
 اور مشکل کشائی فرمائی بغیر اسباب یعنی کسی دوا یا آپریشن کے بغیر یعقوب
 علیہ السلام کی آنکھیں روشن کر دیں الحمد یت کے دین میں یوسف علیہ
 السلام بھی خدا ٹھہرے اور ان کے معبود ہوئے۔

آیت نمبر ۶

قال يا ايها الملؤا ايكم ياتيني بعرشها قبل ان ياتوني
 مسلمين (التمل ۳۸) ”سليمان نے فرمايا اے درباريو تم میں کون ہے
 کہ وہ اس (بلیس) کا تخت میرے پاس لے آئے قبل اس کے کہ وہ میرے
 حضور مطلع ہو کر حاضر ہو“ بلکہ بلیس نے اپنا تخت سات عملوں میں سب
 سے پہلے محل میں محفوظ کر کے تمام دروازے متقل کر دیے اور ان پر
 پھرہ دار مقرر کر دیے اور ملک سبا سے حضرت سليمان عليه السلام کی
 خدمت میں حاضری کیلئے روانہ ہوئی جب صرف ایک فرسنگ کا فاصلہ رہ
 گیا تو سليمان عليه السلام نے اپنے درباریوں سے فرمایا کہ تم میں سے کوئی
 ہے کہ وہ اس کا تخت اسکے حاضر ہونے سے پہلے میرے پاس لے آئے
 آپ کے وزیر آصف بن برخیا نے عرض کیا (کما قال تعالى) قال الذي
 عنده علم من الكتاب انا اتيك به قبل ان يرتد اليك
 طرفك (التمل ۳۰) یعنی ”اس نے عرض کی جس کے پاس کتاب کا علم تھا
 کہ میں اس (تخت) کو حضور میں حاضر کروں گا ایک ہل مدنے سے پہلے“
 حالانکہ ملک سبا دور دراز فاصلے پر تھا اور آصف بن برخیا کبھی ملک سبا
 تشریف نہ لے گئے تھے انہوں نے ایک ہل مدنے سے پہلے بلیس کا تخت

سلیمان علیہ السلام کی خدمت میں حاضر کر دیا (کما قال تعالیٰ) فلما راه
 مستقرا عنده قال هذا من فضل ربي (اتمل ۴۰) ”پھر جب
 سلیمان نے تخت کو اپنے پاس رکھا دیکھا کہ یہ میرے رب کے فضل سے
 ہے“ ملاحظہ فرمائیے آصف بن برخیا جو لولیا ئے منی اسرائیل سے ہیں
 انہوں نے درباریوں سے کہی مصیبت نال دی اور مشکل بیان کر دی اور
 بغیر کسی اسباب کے نہ تو کوئی ہوئی جہاز بھیجا اور نہ کوئی لشکر روانہ کیا اور پل
 مارنے سے پہلے ایسا محفوظ اور وزنی تخت سلیمان علیہ السلام کی خدمت میں
 حاضر کر دیا الہمدیٹ کہتے ہیں کہ ”اسباب کے بغیر مشکل کشائی و دیکھیری
 کرنے والی صرف اور صرف اللہ کی ذات ہے“ اور آصف بن برخیا سے یہ
 صفت مشکل کشائی اور دیکھیری ظاہر جس پر قرآن کریم شائع ہیں
 الہمدیٹ کے دین میں آصف بن برخیا الہمدیٹ کے خدا اور معبود ہوئے
 (معجز اللہ) کہ معبود صرف اور صرف اللہ عزوجل کی
 ذات ہے۔

آیت نمبر ۷

عیسیٰ علیہ السلام کے متعلق اللہ عزوجل فرماتا ہے کہ ورسولا الی ہنی
 اسرائیل انی قد جئتکم بایۃ من ربکم انی اخلق لکم من

الطین کھٹا الطیر فانفع فیہ فیکون طیرا باذن اللہ
والایرص واحی الموتی باذن اللہ انیسکم بما تاكلون وما
تدخرون فی بیوتکم ؕ ان فی ذلک لایۃ لکم ان کنتم
مؤمنین ۝ (ال عمران ۴۹)

اور رسول ہوگا بنی اسرائیل کی طرف یہ فرماتا ہوا کہ میں تمہارے پاس
ایک نشانی لایا ہوں تمہارے رب کی طرف سے کہ میں تمہارے لئے مٹی
سے پرند کی سی صورت بناتا ہوں پھر انہیں پھونک دیتا ہوں تو وہ فوراً پرند
ہو جاتی ہے اللہ کے حکم سے اور میں شفاء دیتا ہوں مادرِ زوائد سے اور سفید
دماغ والے کو اور میں مردے جلاتا ہوں اللہ کے حکم سے اور تمہیں بتاتا
ہوں جو تم کھاتے اور جو تم اپنے گھروں میں جمع کر رکھتے ہو بیشک ان
باتوں میں تمہارے لئے بڑی نشانی ہے اگر تم ایمان رکھتے ہو۔
غور فرمائیے کہ ایمان والوں کیلئے اللہ عزوجل کو اسی دے رہا ہے کہ عیسیٰ
علیہ السلام کو بنی اسرائیل کی طرف رسول بنا کر بھیجا دے فرماتے ہیں کہ
میں تمہارے پاس ایک نشانی لایا ہوں تمہارے رب کی طرف سے اپنے
رسول ہونے کی کہ میں تمہارے لئے مٹی سے پرند کی سی صورت بناتا
ہوں پھر اس میں پھونک دیتا ہوں تو وہ فوراً پرند ہو جاتی ہے یعنی بے جان

منی کی سورت کو زندہ کر کے اُتار دیتا ہوں اللہ کے حکم سے تاکہ جو میری
 خدائی کے قائل ہیں وہ جان لیں کہ میں جو بھی کرتا ہوں وہ اللہ کے حکم
 سے کرتا ہوں میں خدا نہیں بلکہ خدا کا رسول ہوں اور میں شفاء دیتا ہوں
 مایوسہ لوگوں کو اور سفید دل والے کو اور میں مردے کو زندہ کرتا ہوں
 تم یہ نہ سمجھنا میں خدا ہوں میں تو خدا کا رسول ہوں اور اسکے ہی حکم سے
 مردوں کو زندہ کر دیتا ہوں اور تمہیں خبر دیتا ہوں انکی جو تم کھاتے اور اپنے
 گھروں میں جمع کر کے رکھتے ہو گویا پوشیدہ اور چھپی ہوئی چیزوں کو بتاتا
 ہوں بے شک ان باتوں میں بڑی نشانی ہے اگر تم ایمان رکھتے ہو تو ان باتوں
 کو حق جانو گے اور جن کو ایمان نہیں اور جو منکر ہیں وہ کافر ہیں گویا یہ ایک
 امتیازی نشان ہے تمہارے ایمان اور کفر کا۔

عیسیٰ علیہ السلام کے اوصاف و کمال

ملاحظہ فرمائیے اس ایک آیت کریمہ میں ایمان و کفر کے کتنے امتیازی نشان
 موجود ہیں گویا آیت کریمہ سے عیسیٰ علیہ السلام کا ثبوت اعظم و اتمام
 حش، و تکمیل، غریب نواز اور مشکل کشا ہونا ثابت اور واضح ہے مزید
 برآں پوشیدہ اور چھپی چیزوں کی خبر دیتا جس کو دہلیہ مجددیہ علم غیب کہتے
 ہیں کا ثبوت موجود ہے مگر کس کے لئے جس کو اللہ عز و جل نے ان کفتم

مؤمنین سے خاص فرمایا:

نمبر ۱ غوث اعظم

غور کیجئے کہ مادر زائدہ سے لورہ میں والے عہسی علیہ السلام کے پاس فریاد لاتے اس مصیبت میں عہسی علیہ السلام ان کی فریاد رسی فرماتے مصیبت بھی کیسی مادر زائدہ سے لورہ میں والے جن کا علاج اگر محال نہیں تو دشوار ضرور ہے تو یہ غوث اعظم ہوئے۔

نمبر ۲ دھگیئر

عہسی علیہ السلام ان مصیبت زدوں سے اعراض نہیں فرماتے لورت ناگواری کا اہلہ کرتے بلکہ ان کی دھگیئر فرماتے چنانچہ دھگیئر ہوئے۔

نمبر ۳ غریب نواز

عہسی علیہ السلام ان مصیبت کے مادیوں اور دکھیاروں کو امر نہ لورہ دے سمجھ کر نہیں نوازتے بلکہ غریب و یتیم اگرچہ ان میں امر نہ بھی شامل ہوں ان سب کو اپنے لطف و کمال سے نوازتے تو غریب نواز بلکہ بد نواز ہوئے۔

نمبر ۴ مشکل کشا

عہسی علیہ السلام ان مصیبت زدہ مادر زائدہ عہوں لورہ میں کے صداروں کو

شفاء عطا فرما کر ان کی مشکل کشائی فرماتے چنانچہ مشکل کشاء ہوئے۔

نمبر ۵۔ ۶ داتا۔ گنج بخش

بھٹی علیہ السلام ان دھاروں اور مصیبت کے ماروں کو شفاء عطا فرماتے اور مردوں کو زندہ فرماتے ہیں معلوم ہوا کہ یہ داتا گنج بخش ہی نہیں بلکہ داتا گنج بخش اور داتا جان بخش ہیں کہ مردوں کو جو زندگی سے ہاتھ دھو بیٹھے ان کو نئی زندگی عطا فرماتے ہیں تو داتا گنج بخش بلکہ داتا جان بخش ہوئے۔

نمبر ۷ علم غیب

دہلیہ ہجہ یہ سارے علم غیب کی تعریف ”مآتب عکف“ کرتے ہیں یعنی جو شے تم سے پوشیدہ ہو اور اسکو جاننا اور معلوم کرنا علم غیب ہے چنانچہ بھٹی علیہ السلام فرماتے ہیں کہ میں تمہیں خبر دیتا ہوں جو تم کھاتے ہو اور جو تم اپنے گھروں میں جمع کر کے رکھتے ہو معلوم ہوا کہ بھٹی علیہ السلام کو علم غیب بھی حاصل ہے۔

نمبر ۸ صلا مت کفر و ایمان

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ ”ان فی ذالک لایۃ لکم ان کنتم مؤمنین“ یعنی ”یہ ایک ان باتوں میں بڑی نشانی ہے اگر تم ایمان رکھتے

ہو گیا جو ان صفات و کمال کو اللہ تعالیٰ کے محبوبوں کیلئے مانتا اور یقین کرتا ہے وہ مؤمن ہے اور جو ان صفات و کمال کو محبوبان رب اللعالمین کے لئے نہیں مانتا وہ کافر اور منکر۔

ابھارت

اے ایمان والو! اہل سنت و طریقی کھلانے والوں اللہ مجھ تعالیٰ نے تمہارے ایمان و ایقان کی کیسی شان سے تصدیق فرمائی اور غوث اعظم، مشکل کشا، مدد بخیر، سیدہ فوز، داتا گنج بخش، اور مزید علم غیب کے عقیدے کی تصویر فرمادی اس قبیل کی متعدد آیات کریمہ پیش کیا سکتی ہیں لیکن فقیر نے صرف سات آیات پر ہی اکتفا کیا کہ مسلمان صاحب ایمان کیلئے تو ایک آیت ہی بس ہے اور منکر صدی ہٹ دھرم کیلئے سو (۱۰۶) آیتیں بھی بے سود ہیں کیونکہ ان ہی کیلئے فرمایا ”صم“ ”بکم“ ”عمی“ ”وہ ماننے والے نہیں۔“

ہٹ اور ہٹ پرستوں کی حمایت کرنا۔

غیر مقلدین (اہل حدیث) نے وہ آیات کریمہ جن میں اللہ جل مجدہ نے ہٹ اور ہٹ پرست (مشرکوں) کی مذمت فرمائی پر غیر مقلد

(الہدیت) نے ان کی جانب سے مسلمانوں کی توجہ ہٹانے کیلئے اللہ کے چنے ہوئے بندے جن کو "عبادہ الذین اصطلیٰ" فرمایا بتوں کی جگہ اللہ کے محبوب بندے عبادہ الذین اصطلیٰ کی جانب منسوب کر دیا جیسا کہ پو سٹر الہدیت میں ہے۔

غوث اعظم سب سے بڑا فریاد سننے والا کون ہے جو بے قراری دعا سنتا ہے جبکہ وہ اسے پکارے اور کون اسکی تکلیف کو رفع کرتا ہے اور کون ہے جو تمہیں زمین کا غلیظہ دیتا ہے کیا اللہ کے ساتھ اور کوئی الہ بھی ہے

تنبیہ دراصل یہ مضمون صفات کمال اللہ تعالیٰ عزوجل اسی سورہ النمل کی آیت نمبر ۵۹ سے آیت نمبر ۶۴ میں فرمایا گیا مفتری کیا (مکار) نے اول و آخر کے تمام اوصاف کو نظر انداز کر کے ایک آیت سورہ النمل نمبر ۶۴ کو نقل کیا اور پورا ارشاد رب العین ترک کر دیا۔ ملاحظہ ہو اللہ عزوجل ارشاد فرماتا ہے تَقُولُ الْحَمْدُ لِلّٰہِ وَسَلَامٌ عَلٰی عِبَادِہِ الذِّیْنَ اصْطَفٰی ؕ ہ اللہ خیر اما بیشر کون (النمل ۵۹) "تم فرماؤ سب خدایاں اللہ کو اور سلام اسکے چنے ہوئے بندے پر کیا اللہ بھڑیا اسکے ساختہ شریک" یعنی وہ امت جن کی مشرکین پوجا کرتے ہیں۔ غیر مقلدین (الہدیت) کے مسلم پیشوا اور معتد مفسر حافظ علامہ الدین

ابوالفتح ابن کثیر جو دہلیہ کے معتد اور مجددوں کے پیشوا معروف ہیں ان کا سوانح نگار لکھتا ہے "حیات امام حافظ عماد الدین ابن کثیر نام و نسب۔ اسماعیل ہام ابو الفتح اکنیت عماد الدین لقب اور ابن کثیر عرف ہے" (تفسیر ابن کثیر جلد اول، ص ۵، سطر اول۔ دوم) اور اساتذہ میں لکھتے ہیں "شیخ الاسلام ابن تھیمہ" پھر لکھتا ہے اسی طرح شیخ اسلام ابن تھیمہ التونی ۷۲۸ھ سے بھی آپ (ابن کثیر) نے بہت کچھ علم حاصل کیا تھا اور عرصہ تک ان کی صحبت میں رہے تھے (تفسیر ابن کثیر جلد اول، ص ۵) پھر لکھتا ہے "شیخ الاسلام ابن تھیمہ سے خصوصی تعلق" آخر میں یہ واضح کر دیا ضروری ہے کہ حافظ ابن کثیر کو اپنے استاد علامہ ابن تھیمہ سے خصوصی تعلق تھا جس نے آپ کی علمی زندگی پر گہرا اثر ڈالا تھا اور اسی کا نتیجہ ہے کہ آپ بعض مسائل میں بھی امام ابن تھیمہ سے متاثر تھے جن میں وہ جمہور سلف سے منفرد (مختلف) ہیں (پھر لکھتے ہیں) ان کو ابن تھیمہ کے ساتھ خصوصی تعلق تھا اور ان کی طرف سے لڑا کرتے تھے اور بہت سی آراء میں ان کی اتباع کرتے تھے۔ چنانچہ طلاق کے مسئلہ میں بھی انہی کی آراء پر فتویٰ دیتے تھے جس کے نتیجے میں آزمائش میں پڑے اور ستائے گئے۔ ایک وقت میں تین طلاقیں دیں ایک بارے میں شیخ الاسلام کا مسلک یہ تھا کہ وہ ان تینوں طلاقوں کو ایک طلاق

ہی شہد کرتے تھے (تفسیر ابن کثیر جلد اول، ص ۷) کیا حافظ ابن کثیر کے غیر مقلد ہونے میں اب بھی کوئی شک باقی رہتا ہے؟ پس خوب واضح ہو گیا کہ ابن کثیر غیر مقلد الحمد للہ تھے۔ مسلک الحمد للہ کے مشہور امام مولوی وحید الزماں حیدر آبادی لکھتے ہیں ”توحسب عن ابن تیمیہ اللہ بنزل کما انا انزل من اصحابہ علیہ السلاسل“ ص ۱۱۱ مکن جھمکے کہتا ہے اللہ تعالیٰ اترتا ہے جیسے میں اترتا ہوں منبر سے ”اس کا عقیدہ اللہ تعالیٰ کی تجسیم تھا۔

تفسیر ابن کثیر کا مترجم مولوی محمد جونا گڑھی غیر مقلد

کا سوانح نگار لکھتا ہے ”دہلی میں تشریف آوری۔ چنانچہ آپ نے ۱۹۱۲ء میں دہلی کا رخ کیا مدرسہ امینیہ دہلی میں مشہور لور مرکزی حیثیت رکھتا تھا آپ نے اپنا علمی سامان سفر سب سے پہلے یہیں کھولا۔ مدرسہ امینیہ کے ارباب حل و عقد چونکہ تھلیدی قبور و حدود میں گھرے ہوئے تھے اور لور محل بالحدیث کا جذبہ رنگ و پے سہا ہوا تھا“ (تفسیر ابن کثیر جلد اول ص ۱۱) معلوم ہوا کہ مولوی جونا گڑھی پکا غیر مقلد تھا جس نے تفسیر ابن کثیر کا ترجمہ کیا۔ پھر لکھتا ہے ”آپ کے مواعظ اور توحیدی خطاب نے تھلید چلو اور بدعت و شرک کی سدا الٹ ڈالی اور بلا مبالغہ لاکھوں آدمی

شرک و بدعات سے تائب ہو کر سچے مسجد اور قبیح سنتوں کے (تفسیر لکن
 کثیر جلد اول ص ۱۱) پس روز روشن کی طرح یہ بات جلت اور واضح ہو جاتی
 ہے کہ حافظ عبداللہ دین لکن کثیر اور انکی تفسیر لکن کثیر کے مترجم مولوی محمد
 جونا گڑھی دونوں کے اہلحدیث (غیر مقلد) تھے چنانچہ ہم اہلحدیث کے
 مسلم امام لکن کثیر کے کلام سے ہی ان کے نظام دین کو باطل جلت کرتے
 ہیں۔

حوالہ تفسیر لکن کثیر:

پیش کردہ آیت کریمہ "قل الحمد لله وسلم وعلى عباده الذين
 الصطفى ط الله خير اما بشر كون" تو کہہ دے تمام تعریف
 اللہ ہی کیلئے ہے اور اسکے برگزیدہ بندوں پر سلام ہے کیا اللہ بہتر ہے یا وہ
 جنہیں یہ لوگ شریک ٹھہراتے ہیں "تفسیر حضور ﷺ کو حکم ہو رہا
 ہے کہ آپ کہیں کہ ساری تعریفوں کے لائق فقط اللہ تعالیٰ ہی ہے اسی
 نے اپنے بندوں کو اپنی بے شمار نعمتیں عطا فرما رکھی ہیں اسکی صفیں عالی
 ہیں اسکے نام بلند اور پاک ہیں اور حکم ہوتا ہے کہ آپ اللہ تعالیٰ کے
 برگزیدہ بندوں پر سلام بھیجیں جیسے انبیاء و رسول و صلوة کے ساتھ ہی ذکر
 آیت سبحان ربک۔۔۔ الخ میں بھی ہے برگزیدہ بندوں سے مراد اصحاب

رسول ہیں اور خود انبیاء علیہم السلام بطور لوہی اکسین داخل ہیں اللہ تعالیٰ نے اپنے نبیوں اور انکے جہد اوروں کو چاہیئے اور اپنے مخالفین کے غارت کر دینے کی نعت بیان فرما کر اپنی تقریضیں کرنے اور نیک بندوں پر سلام بخینے کا حکم دیا۔ اس کے بطور سوال کے مشرکوں کے اس فعل پر انکار کیا کہ وہ اللہ عزوجل کے ساتھ اس کی عبادت میں دوسروں کو شریک ٹھہرا رہے ہیں جن سے اللہ تعالیٰ پاک اور بری ہے (تفسیر ابن کثیر جلد چہارم، ص ۸۲ مکتبہ قدوسیہ اردو بازار لاہور)

تبصرہ

اے غیر مقلد میں احمقہ بٹ کھانے والو یہ تمہارے لام النفسہ لکن کثیر فرما رہے ہیں، غور کیجئے کہ تمہارے لام کا کلام تمہارے دین کا بطلان کر رہا ہے کہتے ہیں:

نمبر ۱ حضور ﷺ کو حکم ہو رہا ہے کہ آپ کہیں ملاحظہ ہو اللہ عزوجل خالق و مالک خود ارشاد کیوں نہیں فرماتا حضور ﷺ کو کیوں حکم دے رہا ہے اس کا صاف مطلب یہی ہے کہ حضور ﷺ کا کلام ہی اللہ عزوجل کا یہ کلام ہے۔

نمبر ۲ اور حکم دیتا ہے کہ آپ اللہ تعالیٰ کے برگزیدہ، یعنی چنے ہوئے

بعدوں پر سلام بھیجیں جیسے انبیاء اور رسول علیہم الصلاۃ
والتسلیم

نمبر ۳ برگزیدہ بعدوں سے مراد اصحاب رسول ہیں اور خود انبیاء علیہم
الصلاۃ و التسلیم بطور لونی اکسین داخل ہیں
نمبر ۴ اللہ تعالیٰ نے اپنے نبیوں اور ان کے پیغمبروں کے چالیسے اور
چالیس کے عبادت کر دینے کی نعمت بیان فرما کر اپنی تعریفیں
کرنے اور اپنے نیک بعدوں پر سلام بھیجنے کا حکم دیا

چیلج اول

سارے وہابی مجددی مقلد اور غیر مقلد جمع ہو جائیں اور سر قوڑ کو شش کریں
قرآن کریم سے ایک آیت بطور ثبوت لائیں کہ غوث اعظم، مشکل
کشادہ، داتا گنج بخش، غریب نواز، وغیرہم انبیاء علیہم الصلاۃ والسلام کے
پیغمبروں اور نیک بعدوں میں داخل نہیں ہیں ہاتھ برہانکم ان کنتم
صدقین۔

دوم

سارے وہابی مجددی مقلد اور غیر مقلد اجماع ملکر یہ ثابت کریں کہ تمام
دنیا کے مسلمانوں میں سے کسی ایک مسلمان نے بھی ان میں سے کسی ایک

کو بھی اللہ (معبود) اور خالق کے نام سے یاد کیا ہو یا کسی کو معبود کہا ہو؟ ابھی تمام عالم کے مسلمانوں میں سے کسی نے بھی ان محبوبانِ اللہ کو لٹھ کی عبادت میں شریک ٹھہرایا ہوا ہے کوئی مائی کا لال جو ثبوت پیش کرے۔

نمبر ۵۔ ہلور سوال کے مشرکوں کے اس فعل پر انکار کیا کہ وہ اللہ عزوجل کے ساتھ انکی عبادت میں دوسروں کو شریک ٹھہرا رہے ہیں چنانچہ اب غیر مقلد تائیں کہ کسی مسلمان نے غوثِ اعظمؒ د بھگیر۔ مشکل کشا۔ داتا گنج بخش۔ غریب نواز، کو اللہ کی عبادت میں شریک ٹھہرایا ہے یا ان معلمانِ دین کو اللہ کی کسی صفت سے متصف کیا ہے کہ واجب الوجود ماننا لازمی وقتیم جانا جی رہا تھا ماننا معبود غیرہ سمجھنے کا ثبوت پیش کریں ہاتھ برہانکم ان کستم صادقین۔

بتوں کی حمایت اور انکی محبت

حقیقت یہ ہے کہ غیر مقلدینِ اہلحدیث کو بتوں اور مت پرستوں سے بے حد محبت ہے اور ان کی حمایت میں سرگردنِ لور پریشان ہیں بتوں اور مت پرستوں کی مذمت میں جو آیات کریمہ اللہ عزوجل نے نازل فرمائیں تو ان اہلحدیثوں کو یہ دیکھ ہوا کہ سوں سوچ چار کے بعد محبت میں پاگل ہو کر ان

آیات کریمہ کو معطلان دین اور اولیائے کاملین کی جانب منسوب کر لیا کہ
 نادان مسلمان بنوں اور مت پرستوں کی طرف سے اپنی توجہ ہٹا کر معطلان
 دین اور اولیائے کاملین کو ان آیات کریمہ کا نشانہ بنائیں اللہ عزوجل اور
 اس کے محبوب بندوں کے دشمن بن جائیں اور بنوں اور مت پرستوں کو برا نہ
 سمجھیں۔

نشانِ عظمت

علامہ ابن کثیر جو الحمد للہ کے مسلم امام ہیں آیت کریمہ قل الحمد للہ وسلم
 علی عباده الذین اصطفى۔ یعنی تو کہہ دے کہ تمام تعریف اللہ ہی کیلئے ہے
 اور اس کے برگزیدہ بندوں پر سلام ہے۔ اسمیں وسلم علی عباده الذین
 اصطفى کی تفسیر میں رقمطراز ہیں ”اور تحکم ہوتا ہے کہ آپ اللہ تعالیٰ کے
 برگزیدہ بندوں پر سلام بھیجیں“ اقول اللہ کے چنے ہوئے برگزیدہ بندے
 کون ہیں؟ اللہ عزوجل فرماتا ہے ومن یطیع اللہ والرسول
 فاولئک مع الذین انعم اللہ علیہم من النبین والصدیقین
 والشہداء والصالحین (النساء ۶۹) اور جو اللہ اور اس کے رسول کا حکم
 مانے تو ان کا ساتھ ملے گا جن پر اللہ نے انعام کیا یعنی انبیاء اور صدیق اور
 شہید اور نیک مسلمان ”معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ کے انعام یافتہ انبیاء و

مرسلین اور صدیقین اور شہداء اور صالحین یعنی مؤمنین صالحین ہیں۔ غور کیجئے جب انعام یافتہ حضرات میں مؤمنین صالحین بھی داخل ہیں تو معطران دین بدرجہ اولیٰ داخل ہیں اور اللہ جلّیل و منان کا انعام حسب مراتب اور استعداد ہے تو کسی کو مشکل کشاء۔ غوث اعظم و عظیم و جامع غوث اور غریب نواز و غیر ہم بنادیا یہ اللہ تعالیٰ کے انعام کا عظیم نشان ہے کہ اپنے بعدوں میں سے جس کو چاہا جن لیا برگزیدہ بنادیا۔

الہمدیث کہتا ہے ”غوث اعظم سب سے بڑا فریاد سننے والا“ اور دلیل میں لکھتا ہے ”کون ہے جو بے قرار کی دعا سنتا ہے جبکہ وہ اسے پکڑے اور کون اسکی تکلیف کو رفع کرتا ہے۔“ (یعنی اس عبارت میں کون سا جملہ ہے کہ سب سے بڑا فریاد سننے والا یہاں تو یہ کہا جا رہا ہے کہ ”کون ہے جو بے قرار کی دعا سنتا ہے جس سے مراد فریاد سننے والا ہر غوث ہے اور کسی غوث سے کوئی مؤمن مسلمان دعا نہیں کرتا بلکہ مدد چاہتا ہے اور مدد طلب کرتا ہے الہمدیث کی عبارت شاہد چلی ہے کہ ہر غوث الہمدیث کا خدا اور معبود ہے اور جو غوث اعظم وہ الہمدیث کے سب سے بڑے خدا اور معبود ہیں) (موازا اللہ) اب سارے الہمدیث مگر پہلے انبیاء (غوث) کی فرست بنائیں اور شہد کر کے بتائیں کہ اللہ تعالیٰ نے کتنے غوث پیدا فرمائے اور وہ جس قدر

بھی غوث ہیں الھدیث کے طور پر الھدیث کے خدا اور معبود ہیں اور غوث
 اعظم ان سب خداؤں میں سب سے بڑے الھدیث کے خدا اور معبود
 ٹھہرے اور ان کے پیچے جتنے بھی غوث ہیں وہ سب الھدیث کے چھوٹے
 خدا اور معبود ہیں جن کی یہ الھدیث عبادت کرتے ہیں ۔
 حمد باری تعالیٰ اس آیت کریمہ قل الحمد لله وسلم علی عبادہ الذین اصطفى
 ۔۔۔ الخ کے بعد اللہ عزوجل ارشاد فرماتا ہے "امن خلق السموات
 والارض وانزل لکم من السماء ماء فانبتنا بہ حدائق ذات
 بھجۃ ماکان لکم ان تنبتوا شجرھا" حوالہ مع اللہ دہل ہم
 قوم یعدلون^۵ امن جعل الارض قرارا وجعل خلخلھا افھرا
 وجعل لھا رواسی وجعل بین البحرین حاجزا دہ الہ مع
 اللہ دہل اکثرھم لایعلمون^۵ (شمل ۶۰-۶۱) ترجمہ "یادہ جس
 نے آسمان وزمین بنائے اور قسملے لئے آسمان سے پانی اجڑا تو ہم نے اسی
 سے باغ اگائے رونق والے تھماری طاقت نہ تھی کہ ان کے درخت اگاتے
 کیا اللہ کیساتھ کوئی اور خدا (معبود) ہے بعد وہ لوگ دہلو سے کڑاتے ہیں یادہ
 جس نے زمین بننے کو بنائی اور اسکے پچ میں نہریں نکالیں اور اسکے لئے نگر
 بنائے اور دونوں سمندرؤں میں آڈر لگی کیا اللہ کے ساتھ اور خدا (معبود)

ہے۔ جبکہ ان میں اکثر چہل ہیں اللہ عزوجل نے ان آیات کریمہ میں اپنے اوصاف و کمال بیان فرمائے کوئی مسلمان ان اوصاف و کمال کو مخلوق میں سے کسی کی جانب منسوب نہیں کر جا اور غوث اعظم و بھیکر مشکل کشاء و امام غزالی اور غریب نواز وغیرہم میں سے کسی کیلئے نہ یہ عقیدہ رکھتا ہے اور نہ ان اوصاف و کمال کا جامع مانا ہے کوئی حمود و حمدی وہابی جہدی مقلد اور غیر مقلد ائمہ دین مسلمانوں کی کسی کتاب سے کوئی ایسی عبارت لائے جس میں غوث اعظم و بھیکر مشکل کشاء و امام غزالی وغیرہم کیلئے یہ اوصاف و کمال بیان کئے گئے ہوں، ہے کوئی مائی کالاں جو میدان میں آئے اور یہ سند لائے معلوم ہوا کہ سارے جہدی وہابی مقلد اور غیر مقلد سب مسلمانوں کے دشمن دین اور اہل ائیں ہیں ان کو بتوں اور مت پرستوں سے پیار ہے۔ بتوں اور مت پرستوں پر ان کی جان نثار ہے مسلمانوں کی توجہ بتوں اور مت پرستوں کی جانب سے مبذول کرنے کیلئے مسلمانوں کو یہ فریب دیا گیا کہ ان آیات کریمہ سے جن کو تم مشرکین یعنی مت اور مت پرستوں کے حق میں باطل شدہ سمجھتے ہو یہ بتوں اور مت پرستوں کے حق میں باطل نہ فرمائی گئیں بلکہ ان سے مراد (معاذ اللہ)۔ (استغفر اللہ) غوث اعظم و بھیکر۔ مشکل کشاء۔ داتا گنج۔ غریب نواز۔

وغیر ہم ہیں گویا اللہ کے محبوب بندوں کو جن کو اللہ عزوجل نے جن لیا اور
 برگزیدہ بنایا اور ان پر سلام بھیجنے کا حکم دیا تم لوگ ان سے منہ موڑو اور اللہ
 عزوجل کو چھوڑو بتوں اور مت پرستوں کو تعظیم اور تکریم جانو اور ان کی تعظیم
 و تکریم کرو دیکھو ہم لوگوں نے دارالعلوم دیوبند کا صد سالہ جشن منایا نہ داتا
 والوں کو بلایا نہ غریب نواز اور غوث اعظم۔ مشکل کشاء و عظیم وغیرہ کو
 مصلحان دین ماننے والوں سے نہ ہاتھ ملایا نہ ان کو اپنے جشن میں شامل فرمایا
 دیکھو ہم نے مشرکوں کی سردار مت پرستوں کی علمبردار اندراجاء جی کو
 صرف بلایا ہی نہیں بلکہ اس کو صدر مجلس بنایا اور سارے جٹا جٹا جی
 اور وہابی اس کی خدمت اور تعظیم و تکریم میں دست بستہ تیار اور نہایت
 کشادہ دلی اور ادب و تعظیم سے اس کے قدموں میں حاضر تھے چنانچہ تم بھی
 اللہ والوں کو چھوڑو اور اللہ عزوجل سے منہ موڑو یہی تم سارے چٹا جٹا جی
 جڈی اور وہابی اگرچہ مقلد ہو یا غیر مقلد بالحدیث سب کا اصول دین اور
 متاع متین بتوں اور مت پرستوں کی تعظیم و تکریم ہے اور لولیاے کالمین اور
 مصلحان دین سے نفرت اور عداوت ہے یہ ہمارا پوستر اس عظیم کا نشان ہے
 پچھلے اور اب میں ہم اس پوستر پر سیرت تبصرہ کر چکے ہیں اور اب چلتے
 ہوئے ایک ضرب کاری اور سخی دیکھو بالحدیث پوستر کہتا ہے "مخ حش

خزانے چھنے والا“ اور آسمان اور زمین کے خزانے اللہ ہی کے لئے ہیں یہ بات بھی یاد رکھنا چاہئے کہ حکم یہ لگایا جاتا ہے داتا گنج بخش، مشکل کشا وغیرہ سب خالق کی صفات ہیں بعض ان صفات کو مخلوق میں تلاش کرتے ہیں مگر خزانوں کا دینے والا صرف خالق جو بھی خزانہ دیکھو الحمد للہ کے نزدیک خالق اور معبود ہے اللہ عزوجل حضرت یوسف علیہ السلام کے متعلق ارشاد فرماتا ہے "قَالَ اجْعَلْنِي عَلَىٰ خَزَائِنِ الْأَرْضِ اِنِّیْ حَافِیْظٌ عَلَیْمٌ" (یوسف ۵۵) "یوسف نے کہا مجھے زمین کے خزانوں پر کردے بیشک میں حفاظت والا علم والا ہوں"

حاصل کلام

یوسف علیہ السلام عزیز مصر (بادشاہ) سے فرمادے ہیں کہ مجھے زمین کے خزانے دیدے اور خزانوں کا نیکار بنادے بیشک میں حفاظت والا علم والا ہوں گویا الحمد للہ کے نزدیک عزیز مصر (معاذ اللہ) خالق تھا جس سے یوسف علیہ السلام زمین کے خزانے طلب فرمادے ہیں تو الحمد للہ اپنے اصول دین پر عزیز مصر کے بندے ہوئے اور عزیز مصر ان کا معبود اور لکھتا ہے "بیشک اللہ دلوں پر دالا ہے جسے چاہے بیٹیاں دیتا ہے جسے چاہے بیٹا دیتا ہے جسے چاہے بیٹے اور بیٹیاں ملا کر دیتا ہے اور جسے چاہے بائیکاٹ رکھ دیتا ہے"

ہے الخ۔ یاد رہے یہ سب خالق کی صفات ہیں جب وہ دیتا ہے تو تم لوگ نکاح کیوں کرتے ہو بغیر نکاح کے کوئی چہ خوار و غبار پیدا ہو سکتا ہے اور اللہ عزوجل فرماتا ہے ”قل انما ابدا رسول ربک لا ھب لک علما زکیا (مریم ۱۹)“ حضرت جبرئیل علیہ السلام نے حضرت مریم سے کہا ”میں تیرے رب کا بھیجا ہوا ہوں کہ میں تجھے ستمراہنہوں“ ملاحظہ ہو حضرت جبرئیل علیہ السلام حضرت مریم علیہا السلام کو ستمراہنہ دے رہے ہیں تو حضرت جبرئیل علیہ السلام اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خالق و معبود ہوئے۔ اگر یہ کہا جائے کہ اللہ تعالیٰ نے بھیجا تھا تو اللہ تعالیٰ کا حضرت جبرائیل کو بھیجا سبب ماوراء اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہے کہ ”اسباب کے بغیر داتا یعنی دینے والی ذات صرف اور صرف اللہ کی ذات ہے لہذا حضرت جبرائیل علیہ السلام اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خالق و معبود ہوئے اور اللہ جل جلالہ نے اسباب کو ذریعہ بنالیا (معاد اللہ) وہ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دین میں مخلوق اور مدد ہوا۔

جہالت اور حماقت کی امتلا۔

ان اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جہالت اور حماقت کتنے مروج پر پہنچی ہوئی ہے کہ دینا جو نام ہے دراصل اسباب کا اسباب سے مربوط ہے کوئی شے بغیر اسباب کے وجود

میں نہیں آتی مگر خاص جو اللہ کا نشان قدرت ہے۔ یہی اللہ ہیٹ جب ان کو بھوک ستائے تو اپنی بیوی ہی سے کھانا طلب کرے اور یہ سمجھے کہ میری بیوی بغیر حکم اور غلطائے الہی اپنی ذاتی قوت سے مجھے کھانا دیتی ہے تو یہ پکا مشرک اگر یہ جان کر کھانا مانگے کہ میری بیوی اللہ تعالیٰ کے حکم اور اللہ کی دی ہوئی طاقت اور اللہ تعالیٰ کی مشیت سے مجھے کھا دیتی ہے اس میں بیوی کی غلط اور اپنی ذاتی قوت کو کوئی دخل نہیں تو یہ مشرک نہیں ہو گا اور پہلی صورت میں ضرور اور یعنی مشرک صریح جیت ہو گا کہ وہ اپنی بیوی کو اپنا خدا خالق و معبود جانتا ہے پس سمجھدار کیلئے اتنا ہی کافی اور نا سمجھ ضدی اور ہٹ دھرم کیلئے دفتر بھی بیکافی۔

تنبیہ جلیل

اے غیر مقلدو اللہ عزوجل اس سے پاک اور حنود ہے جو صفات حم اس کیلئے اپنی ناقص عقل اور فہم بے مایہ سے بیان کرتے ہو اللہ عزوجل اپنی ذات میں واجب الوجود ہے اور ازلی و قدیم ہے وہ ہی وہ ذات ہے اس کی ذات جمیع صفات و کمال کی جامع ہے وہی واحد و یکا اور بے مثل معبود ہے اسکی ذات کی طرح اسکی صفات بھی ازلی اور قدیم ہیں نہ وہ حادث ہے اور نہ کوئی اس کی صفت حادث بلکہ تمام صفات کمال ازلی و قدیم ہیں مخلوق اسکی

قدرت کا علم ہے کہ اسکے برگزیدہ بندوں کے معجزات اور کریمات سے اسکی قدرت ظاہر اور واضح ہوتی ہے۔

جنون خالص

بے دینی پر اترانے والوں کیلئے اللہ عزوجل فرماتا ہے ”یخدعون اللہ والذین استوا وما یخدعون الا انفسهم وما یشعرون“ (البقرہ۔ ۹) فریب دیا جاتے ہیں اللہ اور ایمان والوں کو اور حقیقت میں فریب نہیں دیتے مگر اپنی جانوں کو اور انہیں شعور نہیں۔ پس یہ وہابی مجددی الہدیت کہتے ہی نہیں بلکہ ابن کاد عموئی ہے کہ ”کیا ہمارے لئے اللہ کافی نہیں؟“ ہم کہتے ہیں اسکی دلیل کیا ہے تمہارے پاس کہ تمہارے لئے اللہ کافی ہے یہ تمہارا دعویٰ تو لیاہی ہے کہ جیسا یسودہ نصاریٰ کاد عموئی تھا (کما قال تعالیٰ) وقال الیہود والنصریٰ نحن ابنوا اللہ و احبا الیہ (المائدہ ۱۸) ”اور یسودہ نصاریٰ بولے کہ ہم اللہ کے چنے اور اسکے پیارے ہیں“ تمہارا دعویٰ تو یہی ہے کہ ”کیا ہمارے لئے اللہ کافی نہیں؟“ جس پر نہ کوئی دلیل نہ یہان یسودی و نصرانی تو یہ دعویٰ کرتے تھے کہ ہم اللہ کے چنے اور اسکے پیارے ہیں یہ بھی دلیل کے خلاف دعویٰ و پکار ہے تمہارا دعویٰ کرنا اور ہے اللہ کا ارشاد فرمانا اور ہے جسکو وہ

قبول فرمائے وہی کامیاب ہے ورنہ ہر کافر و مشرک کتنا پھرے کہ ہمارے لئے اللہ کافی ہے اور اللہ تعالیٰ نے ایمان والوں کیلئے ارشاد فرمایا ہے اور اپنے محبوب کو حکم دیا قل یعبادی الذین اسرفوا علی انفسہم لا تقنطوا من رحمۃ اللہ ء ان اللہ یغفر الذنوب جمیعاً (الزمر ۵۳) ”تم فرمادے میرے دو وعدہ جنھوں نے اپنی جان پر زیادتی کی اللہ کی رحمت سے ناامید نہ ہو بیشک اللہ سب گناہ بخش دیتا ہے“ معلوم ہوا کہ جو حضور ﷺ کا مددہ (غلام) ہے وہی اللہ کی رحمت کا سزاوار ہے۔ اور جو حضور ﷺ کا منکر اور گستاخ ہے وہ اللہ واحد و قادر کے غضب میں گرفتار اور عذاب کا حقدار ہے اللہ عزوجل ارشاد فرماتا ہے ”ان الذین کفروا من اهل الکتاب والمشرکین فی نار جہنم حللین فیہا ط اولئک ہم شر السیرۃ“ (امید ۶) ”بیشک جتنے کافر ہیں کتابی اور مشرک سب جہنم کی آگ میں ہی بیحد اس میں رہیں گے وہ تمام مخلوق میں بدترین ہیں“ چنانچہ جن کا دعویٰ تھا کہ ہم اللہ کے سچے اور اسکے پیارے ہیں یا جو کہتے ہیں کیا ہمارے لئے اللہ کافی نہیں؟ ان سب کے اطلاق میں فرمایا گیا (کما قل تعالیٰ) قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحبکم اللہ ویغفر لکم ذلوتکم ء واللہ غفور الرحیم

(ال عمران ۳۱) ”(پیارے محبوب) تم فرمادو کہ لوگوں اگر تم اللہ کو دوست رکھتے ہو تو میرے فرمانبردار ہو چلا اللہ تمہیں دوست رکھے گا اور تمہارے گناہ بخش دے گا اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے“ یہی جو حضور اکرم سید عالم ﷺ کی بر لوگ لای فرمانبرداری کرے نہ کہ بھائی بن کر ساتھ چلے تو اللہ عزوجل کی رحمت اور نعمت میں ان ہی لوگوں کا حصہ ہے جو حضور ﷺ کے بندے (غلام) ہیں اسکے غیر کو یہ نعمت ہرگز حاصل نہیں۔

اللہ کس کے لئے کافی ہے ۹

اللہ عزوجل اپنے پیارے محبوب سے فرماتا ہے :

آیت نمبر ۱ یا ایہا النبی حسبک اللہ ومن اتبعک من

المؤمنین ۵ (الانفال ۶۳) ”(پیارے محبوب) اے

نبی اللہ تمہیں کافی اور یہ جتنے مسلمان تمہارے پیرو

ہوئے“ معلوم ہو لوہ حضور اکرم سید عالم ﷺ ہیں جن

کے لئے اللہ کافی ہے اور جو اسکے پیرو یعنی غلام ہیں۔

آیت نمبر ۲ فان تولوا فقل حسبی اللہ (التوبہ ۱۲۹)

”اگر وہ منہ پھیریں تو تم فرمادو کہ مجھے اللہ کافی ہے“

دیکھو اللہ قادر مقرر گواہی دے رہا ہے اور فرمادہا ہے کہ

اگر وہ منکر اگرچہ وہ اپنی، نجد کی مقلد ہوں یا غیر مقلد
اللہ بے حد سے بھیڑیں تو تم فرمادو کہ مجھے اللہ کافی ہے۔

آیت نمبر ۳: اَلَيْسَ اللّٰهُ بِكَافٍ عَبْدَهٗ ۚ وَيُخَوِّفُونَكَ بِالَّذِينَ
مِنْ دُونِهٖ (الزمر ۳۶) ”کیا اللہ اپنے بندے کو کافی
نہیں بلکہ تمہیں ڈراتے ہیں اسکے سوا اللہوں سے“ یعنی
بنو سے واقف یہ تھا کہ کفار عرب نے نبی اکرم ﷺ کو
ڈرانے کا حال اور آپ سے کہا کہ آپ ہمارے معبودوں یعنی
بنو کو برا کہنے سے باز آجائیں ورنہ ہمارے معبود سے
آپ کو نقصان پہنچائیں گے اور ہلاک کر دیں گے یا عقل
کو فاسد کر دیں گے چنانچہ اللہ عزوجل نے ارشاد فرمایا کیا
اللہ اپنے بندے محمد ﷺ کو کافی نہیں؟ ہے اور یقیناً ہے
مظلوم ہوا کہ وہ ذات مگر اسی محمد ﷺ کی ہے جس کیلئے
اللہ کافی ہے۔

آیت نمبر ۴: وَاِنْ يَرَوْا اَنْ يَخْذَعُوْكَ فَاِنَّ حَسْبَكَ
اللّٰهُ (الانفال ۶۳) ”اے محبوب کہہ تمہیں فریب دیا
جاہیں تو وہی اللہ تمہیں کافی ہے“ یہ شان ہے محمد ﷺ

کی کہ اللہ ان کے لیے کافی ہے۔

عزیزانِ ملت! آج دشمنانِ دین آپ لوگوں کے خلاف کفار و مشرکین سے
 گٹھ جوڑ کر تے تمہیں ڈارتے ہیں اور طرح طرح کے فریب دیتے ہیں آپ
 ان دشمنانِ دین کی مطلق پروا نہ کریں اگر حضور اکرم ﷺ کا
 لٹائی کا طوق آپ کے زیب گلو ہے تو اللہ قادر و قادرِ تمہاری مدد کو کافی ہے
 آپ ان دشمنانِ دین کے فریب میں نہ آئیں ہمارا ملک و معبود اللہ عز و جل
 فرماتا ہے "الَّذِينَ قَالَ لَهُمُ النَّاسُ إِنَّ النَّاسَ حَرُّواكُمْ فَأَوَّسَوْهُمْ
 فَنَارَدَهُمْ إِيْمَانًا وَقَالُوا حَسْبُنَا اللَّهُ وَنِعْمَ الْوَكِيلُ" (ال عمران
 ۱۷۳) "وہ جن لوگوں نے کہا کہ لوگوں نے تمہارے لئے جھٹا توڑا تو ان
 سے ڈرو تو ان کا ایمان اور زیادہ ہو اور اللہ ہم کو پس ہے اور کیا ہی اچھا
 کار ساز" دیکھو اللہ عز و جل آپ کو حدایت فرماتا ہے کہ بدوین اور گستاخ اور
 دشمنانِ دین اگر تمہارے خلاف کاروائی کریں اور جھٹا جوڑیں اور تمہیں
 ڈرائیں تو تم کو کہ اللہ تعالیٰ جو ہمارا ملک و معبود ہے وہ ہمیں کافی ہے اور
 ہمارا بہترین کار ساز ہے۔ یہ علامتِ عظیمہ ان مؤمنین کیلئے ہے جو حضور
ﷺ کے سچے لٹام اور فرمانبردار ہیں انکا صلہ ان کے پروردگار کی جانب
 سے ہے پس جسکو بھی کوئی انعام رب العظیم کی جانب سے ملا وہ حضور اکرم

سید عالم ﷺ کی وساطت اور ان کے ہی صدقے میں ملا۔

اللہ تعالیٰ کا خاص فضل

ہم نے چار آیات کریمہ پیش کیں اور یہ واضح کر دیا کہ وہ ذات خاص حضور پر نور شافع یوم القیوم محمد مصطفیٰ ﷺ کی ہے جس کیلئے اللہ کافی ہے جس مؤمن کو بھی جو فضل و کمال عنایت فرمایا گیا وہ حضور ﷺ کا ہی صدقہ ہے اور ان ہی کے طفیل پھر ان کے دست اقدس سے یہ نصیب ہوا (مَا قَالِ تَعَالَى) آیت اول وَلَوْ أَنَّهُمْ رَضُوا مَا آتَاهُمُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ وَقَالُوا حَسْبُنَا اللَّهُ سَيُؤْتِينَا اللَّهُ مِنْ فَضْلِهِ وَرَسُولُهُ إِنَّا إِلَى اللَّهِ رَاغِبُونَ (التوبة ۵۹) ”اور کیا اچھا ہو جا اگر وہ راضی ہوتے جو اللہ اور اس کے رسول نے ان کو دیا اور کہتے ہیں ہمیں اللہ کافی ہے اب رہتا ہے ہمیں اللہ اپنے فضل سے اور اللہ کا رسول ہمیں اللہ کی طرف رغبت ہے“ ملاحظہ ہو کہ اللہ رب العزیز اپنے ساتھ اپنے پیارے محبوب محمد رسول اللہ ﷺ کو دینے والا عطا فرمانے والا فرما رہا ہے اور ساتھ ہی ہدایت فرماتا ہے کہ اللہ اور اس کے رسول ﷺ سے امید لگی رکھو کہ اب ہمیں اپنے فضل سے دیتے ہیں۔ آیت دوم اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے وَمَا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا رَحْمَةً مِّنَ الْعَالَمِينَ (الانبياء ۱۰۷) ”اے محبوب ہم

نے تجھے نہ بھیجا مگر رحمت سارے جہانوں کیلئے "عالم ماسوائے اللہ کو سمجھتے ہیں جنہیں انبیاء اور طاغوت سب داخل ہیں تو لاجرم حضور پر نور سید المرسلین ﷺ ان سب پر رحمت اور نعمت رب الارباب ہوئے اور وہ سب حضور ﷺ کی سرکار عالم مدار سے بہرہ مند و فیضیاب چنانچہ اولیائے کاملین و علمائے عالین قصر حق میں فرماتے ہیں کہ ازل سے بد تک ارض و سما میں لولی و آخرت میں دنیا و دین میں روح و جسم میں چھوٹی یا بڑی بہت یا تھوڑی جو نعمت و دولت کسی کو ملی یا اب ملتی ہے یا آنکندہ ملے گی سب حضور ﷺ کی ہدایہ جہاں پناہ سے رہتی ہے اور ہمیشہ ہفتی رہے گی۔ پس جس کیلئے اللہ کافی ہے وہ ذات گرامی قدر سید المراد احمد مختار محمد مصطفیٰ ﷺ ہیں اور ان کے وسیلہ جلیلہ سے ان کے بندے (غلام) کا کمال تعالیٰ قل بعبادی الذین اسرفوا علی انفسهم لا یقنتلوا من رحمۃ اللہ۔۔۔ الخ جو پچھلے صفحات پر گزری اس میں فرمایا گیا کہ ہمارے محبوب تم فرما کہ اے میرے دو بندوں جنہوں نے اپنی جان پر زیادتی کی اللہ کی رحمت سے ناامید نہ ہو۔ پس اللہ کی رحمت سے امید ہائے ہمت ہوئے حضور اکرم سید عالم ﷺ کے بندے (غلام) ہیں۔

محاضرت کلاں

اللہ عزوجل نے حضور ﷺ کو تمہارے لئے اللہ کافی ہے اور ان کے وسیلہ جلیلہ سے حضور ﷺ کے بندے اور غلام بھی اس نعمت کبریٰ سے فیضیاب ہیں نہ کہ دشمنان دین و اندائے مبین۔ اللہ عزوجل ان سطور کو شرف قبولیت عطا فرمائے اور مسلمانوں کیلئے رشد و ہدایت کا سبب بنائے

اٰمَنَ اٰمَنَ اٰمَنَ يَا رَبَّ الْعَالَمِيْنَ۔ رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اَنْتَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ وَتُبْ عَلَيْنَا اَنْتَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيمُ وَ صَلِّی اللہ تعالیٰ علی خیر خلقہ و نور عرشہ سیدنا و نبینا و ماؤنا و ملجائنا و مولانا محمد والہ و اصحابہ و بارک و سلم۔

نقطہ

سک بدر گاہِ خدا

نورِ شاہ محمد عبدالوہاب خان

القادری الرضوی غفرلہ

۱۵، جمادی الثانی ۱۴۲۱ھ

مطابق ۱۳ ستمبر ۲۰۰۰ء